

یہ قاتل، وعدہ صبر آزما کیوں یہ کافر، فتنہ طاقت ربا کیا ؟  
 بلائے جاں ہے غالب اس کی ہر بات عبارت کیا، اشارت کیا، ادا کیا

۱۔ لغات - نشاطِ کار : کام کرنے کی اُمنگ، سعی و جہد کا جذبہ -

شرح :- خواجہ حالی اس شعر کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

”جہاں تک معلوم ہوا ہے، یہ ایک نیا خیال ہے اور نرا خیال ہی نہیں بلکہ فیکٹ ہے، کیونکہ دنیا میں جو کچھ چل پھل ہے، وہ صرف اس یقین کی بدولت ہے کہ یہاں رہنے کا زمانہ بہت تھوڑا ہے۔ یہ انسان کی طبعی خصلت معلوم ہوتی ہے کہ جس قدر فرصت قلیل ہو، اسی قدر زیادہ سرگرمی سے کام کو سرانجام کرتا ہے اور جس قدر زیادہ مہلت ملتی ہے، اسی قدر کام میں تاخیر اور سہل انگاری زیادہ کرتا ہے“

مطلب یہ ہوا کہ کام کرنے کا جوش اور ولولہ صرف اس وجہ سے ہے کہ موت سر پر کھڑی ہے، معلوم نہیں، کب آجائے، اس لیے انسان کی ہوس چاہتی ہے، تمام کام جلد سے جلد پورے کرے۔ گویا دنیا میں جو چل پھل ہے، وہ انسان کی ہوس کا نتیجہ ہے اور ہوس کی تمام سرگرمیاں اس پر موقوف ہیں کہ زندگی کے دن تھوڑے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ زندگی کی پوری رونق اور لطف و لذت صرف موت کا نتیجہ ہیں۔ مرنا نہ ہوتا تو جینے میں کچھ مزہ نہ رہتا، کیونکہ ساری چل پھل ختم ہو جاتی، جوش و سرگرمی کا ہنگامہ ٹھنڈا پڑ جاتا۔

انسان کے جوش و ولولہ کو ہوس سے تعبیر کرنے کا مقصد غالباً یہ ہے کہ یہاں جو کچھ ہو رہا ہے، وہ انسان کی خام آرزوؤں اور امیدوں کا کرشمہ ہے۔

۲۔ لغات - تجاہلِ پیشگی : جان بوجھ کر انجان بننے کی عادت۔

شرح :- اے محبوب! تم واقعی سراپا ناز ہو۔ تمہاری ہر بات ایک ادا اور کرشمہ ہے، لیکن یہ تو بتاؤ کہ جان بوجھ کر انجان بننے کی عادت سے تمہارا